سپریم کورٹ رپوٹس۔[2003]۔ایس ۔یو ۔پی ۔پی۔2۔ایس۔سی۔آر

گازی سدودین
بنام
اسٹیٹ آف مہاراشٹر اور دیگر

25اگست2003

[آر۔سی۔لاہوٹی اوراشوک بھان، جسٹسز]

بمبئی پولیس ایکٹ، 1951-دفعہ 56(1)(بی بی)(1)-حکمِ عدولی-مداخلت-جب طلب کی جائے-منعقد: جب بیرونی حکم منظور کرنے والے اتھارٹی کی طرف سے درج کردہ اطمینان کسی ثبوت پر مبنی نہیں ہوتا ہے، ثبوت کو غلط طریقے سے پڑھنا یا جسے کوئی معقول شخص تشکیل نہیں دے سکتا تھا یا متعلقہ شخص کو مناسب موقع نہیں دیا گیا تھا، تو مداخلت کا مطالبہ کیا جاتا ہے-حقائق پر، ریکارڈ پر موجود مواد کی بنیاد پر درج کردہ اطمینان، اس طرح، عدالتیں حکم میں مداخلت نہیں کرسکتیں-بیرونی حکم کو برقرار رکھا گیا۔

اپیل کنندہ کو بمبئی پولیس ایکٹ 1951 کی دفعہ 59 کے تحت نوٹس جاری کیا گیا تھا۔یہ الزام لگایا گیا کہ اس کے خلاف تین مجرمانہ کارروائیاں درج کی گئیں؛ کہ وہ برادریوں میں بدامنی پیدا کر رہا تھا؛ کہ اس کے سمی کے ساتھ تعلقات تھے؛ کہ اس نے اپنی طرف سے حاصل کردہ جھوٹے ذات کے سرٹیفکیٹ کی بنیاد پر خود کو کارپوریٹر کے طور پر منتخب کیا؛ اور یہ کہ اس نے پیسے وصول کیے تھے۔اپیل کنندہ نے الزامات کی تردید کرتے ہوئے جواب دائر کیا۔ڈپٹی کمشنر آف پولیس نے اپیل کنندہ کے خلاف ایکٹ کی دفعہ 56(1)(a)،(b)اور(bb) کے تحت خارج کرنے کا حکم جاری کیا جس کی تصدیق ہوئی۔عدالت عالیہ نے اصل دستاویزات اور پولیس کے ذریعے کیمرے میں ریکارڈ کیے گئے گواہوں کے بیانات پر غور کرتے ہوئے کہا کہ اپیل کنندہ کی سرگرمیاں علاقے میں امن عامہ کی بحالی کے لیے نقصان دہ تھیں، ایکٹ کی دفعہ 56(1)(bb)(1) کی بنیاد پر خارج کرنے کے حکم کو برقرار رکھا۔تاہم، اسے ایکٹ کی دفعہ 56(1) کی شق (a)اور(b) سے متعلق الزامات میں کوئی بنیاد نہیں ملی۔ لہذا موجودہ اپیل۔اپیل کنندہ نے دعوی کیا کہ نوٹس کو شق (a)اور(b) کے تحت برقرار نہ رکھا گیا ہے اور یہ مجموعی طور

پر حد سے زیادہ ہونے کی وجہ سے اسے کالعدم قرار دیا جانا چاہیے۔

اپیل مسترد کرتے ہوئے عدالت نے.

منعقد: .1 بنیادی طور پر اطمینان بمبئی پولیس ایکٹ 1951 کے تحت باہر نکلنے کا حکم منظور کرنے والے اختیار کا ہونا چاہیے۔ اگر اتھارٹی کی طرف سے درج کردہ اطمینان معروضی ہے اور ریکارڈ پر موجود مواد پر مبنی ہے تو عدالتیں اتھارٹی کے ذریعے منظور کردہ حکم میں صرف اس وجہ سے مداخلت نہیں کریں گی کہ ممکنہ طور پر دوسرا نظریہ لیا جا سکتا ہے۔ اتھارٹی کے اس طرح کے اطمینان میں صرف اس صورت میں مداخلت کی جا سکتی ہے جب درج کردہ اطمینان یا تو بغیر کسی ثبوت کی بنیاد پر، ثبوت کو غلط طریقے سے پڑھنا یا جو کوئی معقول شخص تشکیل نہیں دے سکا یا متعلقہ شخص کو مناسب موقع نہیں دیا گیا جس کے نتیجے میں ایکٹ کے تحت اس کے حقوق کو نقصان پہنچا۔[972-F-H]

2۔ فوری معاملے میں، بمبئی پولیس ایکٹ 1951 اور قواعد کے تحت طے شدہ طریقہ کار پر عمل کرنے میں کوئی خامی نہیں تھی۔ قانون کے تحت طے شدہ طریقہ کار جس کا اختتام بیرونی حکم کی منظوری میں ہوا اس پر مناسب طریقے سے عمل کیا گیا۔ مزید برآں گواہوں کے بیانات کے مشاہدے سے پتہ چلتا ہے کہ اپیل کنندہ نے گواہوں کو مظاہرے اور اس کے زیر اہتمام ہر پروگرام میں حصہ نہ لینے پر سنگین نتائج کی دھمکی دی تھی، وہ محلے کے باشندوں میں فرقہ وارانہ جذبات پھیلا رہا تھا، اور جنرل لوگوں کو ہراساں کر رہا تھا اور محلے کے عوامی سکون اور سلامتی میں خلل ڈال رہا تھا۔ اس طرح، ایکٹ کی دفعہ 56(1)(bb)(1) کے تحت اپیل کنندہ کو خارج کرنے کا مقدمہ بنایا گیا۔[972-F؛973-E،F]

3۔ دفعہ 56(1) واضح طور پر بیان کرتی ہے کہ چار اہم شقیں ہیں جن کے اطمینان پر خارجی حکم منظور کیا جا سکتا ہے۔ فوری معاملے میں، نوٹس میں شق (a)، (b) اور (bb) سے متعلق الزامات تھے۔ شق (a) اور (ب) سے متعلق الزامات سے متعلق نوٹس کو برقرار نہ رکھنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ شق (بی بی) کے تحت نوٹس کو برقرار نہیں رکھا جا سکتا اگر ایکٹ کی دفعہ 56(1) کی شق (bb) کے حوالے سے لگائے گئے الزامات کو برقرار رکھنے کے لیے ثبوت موجود ہوں۔[972-B-D]

فوجداری اپیل کا عدالتی دائرہ اختیار: 2003 کی فوجداری اپیل نمبر 1051۔

2002 کے فوجداری ڈبلیو پی نمبر 135 میں بمبئی عدالت عالیہ کے 26.2.2003 کے فیصلے اور حکم سے۔

سبرت برلا اور ایس سی برلا اپیل کنندہ کی طرف سے۔

جواب دہندگان کے لیے کنول نین اور رویندر کیشو راؤ کا اشتہار۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا۔

بھان، جے۔اجازت دی گئی۔

یہ اپیل 2002 کی فوجداری عرضی درخواست نمبر 135 میں بمبئی عدالت عالیہ کے فیصلے اور حکم کے خلاف ہدایت کی گئی ہے جس میں عدالت عالیہ نے بمبئی پولیس ایکٹ 1951 (جسے اس کے بعد 'ایکٹ' کہا گیا ہے) کی دفعہ 56(1)(a)،(b)اور(bb) کے تحت اورنگ آباد کے ڈپٹی کمشنر آف پولیس کے ذریعے منظور کردہ حکم کی تصدیق کی ہے جس میں اپیل گزار کو اورنگ آباد، جلگاؤں اور جالنا کے اضلاع سے دو سال کی مدت کے لیے خارج کیا گیا ہے۔اپیل کنندہ کو ہدایت کی گئی کہ وہ اپنے رہائشی پتے سے قریبی پولیس اسٹیشن کو آگاہ کرے جس کے دائرہ اختیار میں وہ باہر جانے کی مدت کے دوران رہے گا اور مہینے میں کم از کم ایک بار اس پولیس اسٹیشن کو رپورٹ کرے۔مذکورہ حکم کی تصدیق پرنسپل سکریٹری (اپیلز اینڈ سیکیورٹی) نے حکومت مہاراشٹر، محکمہ داخلہ کو 24.1.2002 پر کی۔

مختصر طور پر بیان کردہ حقائق یہ ہیں:

اپیل کنندہ کو اورنگ آباد شہر کے اسسٹنٹ پولیس کمشنر کی طرف سے ایکٹ کی دفعہ 59 کے تحت 5 ستمبر 2001 کو 3 ستمبر 2001 کو ایک نوٹس جاری کیا گیا تھا۔نوٹس میں اپیل گزار کے خلاف درج تین مجرمانہ کارروائیوں کا حوالہ دیا گیا ہے۔نوٹس میں الزام لگایا گیا کہ اپیل کنندہ کی نقل و حرکت اور سرگرمیوں نے علاقے میں

خوف و ہراس پیدا کیا اور دہشت کا ماحول پیدا کیا۔اس میں نوٹس کی تاریخ سے پندرہ دن یا ایک ماہ قبل پیش آنے والے تین واقعات کی تفصیلات موجود تھیں جن میں اپیل کنندہ نے لوگوں کو ہندو برادری کو سبق سکھانے میں ان کا تعاون طلب کرنے پر دھمکی دی تھی۔ یہ ذکر کیا گیا کہ اپیل کنندہ نے فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور قومی سلامتی کے خلاف سرگرمیوں میں مصروف تنظیم سمی (اسٹوڈنٹس اسلامک موومنٹ آف انڈیا) کے ساتھ رابطے قائم کیے تھے اور اس طرح اس نے آر ایس ایس اور وی ایچ پی کے رہنماؤں کے پتلے جلانے کے پروگرام میں حصہ لیا تھا، جس سے علاقے میں فرقہ وارانہ کشیدگی پیدا ہوئی تھی۔ یہ بھی الزام لگایا گیا کہ اپیل کنندہ نے اپنی طرف سے حاصل کردہ جعلی ذات کے سرٹیفکیٹ کی بنیاد پر خود کو کارپوریٹر کے طور پر منتخب کیا۔اس میں ایک واقعے کی تفصیلات موجود تھیں جس میں اپیل کنندہ نے آدھی رات کو نوٹس کی تاریخ سے تقریباً 4/5 دن پہلے 700 روپے وصول کیے تھے۔

نوٹس کی خدمت پر اپیل کنندہ نے ایک تفصیلی جواب داخل کیا جس میں کہا گیا کہ اس کا تعلق ایک اچھے کنبہ سے ہے۔ یہ کہ وہ ایک حلقے سے منتخب ہونے والا میونسپل کارپوریٹر تھا، جو بنیادی طور پر غیر مسلم ووٹرز کا تھا اور اس لیے، ان کے مطابق، ان الزامات میں کوئی بنیاد نہیں تھی کہ وہ برادریوں میں بدامنی پیدا کر رہا تھا۔ان کے مطابق، پولیس نے انہیں کارروائی میں جھوٹا پھنسایا تھا کیونکہ انہوں نے شہریوں کی شکایات کو واضح کیا اور وہ سرکاری مشینری کے خلاف کھڑے ہوئے۔ان الزامات کے حوالے سے کہ اپیل کنندہ نے خود کو غلط ذات کے سرٹیفکیٹ کی بنیاد پر منتخب کیا تھا، کہا گیا کہ یہ معاملہ اورنگ آباد میں عدالت عالیہ کے سامنے زیر التوا ہے۔نوٹس میں مذکور ان واقعات کی تردید کی گئی جن میں الزام لگایا گیا تھا کہ وہ برادریوں میں بدامنی پیدا کر رہا ہے۔اس بات کی بھی تردید کی گئی کہ وہ فرقہ وارانہ کشیدگی پیدا کر رہا تھا یا سمی کے ساتھ تعلقات رکھتا تھا۔

عدالت عالیہ اس نتیجے پر پہنچی کہ نوٹس میں لگائے گئے الزامات ایکٹ کی دفعہ 56(1) کی شق (a)، (b) اور (bb)(1) کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں۔عدالت عالیہ کو دفعہ 56(1) کی شق (a) اور (b) سے متعلق الزامات میں کوئی بنیاد نہیں ملی، تاہم عدالت عالیہ نے ایکٹ کی شق 56(1)(bb)(1) کی بنیاد پر اخراج کے حکم کو برقرار رکھا۔

عدالت عالیہ اصل دستاویزات اور پولیس کے ذریعے کیمرے میں ریکارڈ کیے گئے تین گواہوں کے بیانات کو دیکھنے کے بعد اس نتیجے پر پہنچی کہ دفعہ 56(1) کی شق (bb) کے حصہ 1 سے متعلق الزام مناسب طریقے سے ثابت ہوئے۔ان الزامات کی بنیاد پر خارج کرنے کا حکم برقرار رکھا گیا۔عدالت عالیہ مطمئن تھی کہ اس

نتیجے پر پہنچنے کے لیے ریکارڈ پر مواد موجود ہے کہ اپیل کنندہ کی سرگرمیاں علاقے میں امن عامہ کی بحالی کے لیے نقصان دہ تھیں جیسا کہ ایکٹ کے تحت فراہم کیا گیا ہے۔

فریقین کے وکیل کو تفصیل سے سنا گیا ہے۔پیش کی گئی گزارشات کا جائزہ لینے سے پہلے، مناسب ہوگا کہ قانونی دفعات کا حوالہ دیا جائے۔

ایکٹ کی دفعہ 56(1) مندرجہ ذیل ہے:

"56۔جرم کرنے والے افراد کو ہٹانا۔

(1)۔جب بھی یہ گریٹر بمبئی اور دوسرے علاقوں میں ظاہر ہوگا جس کے لیے کمشنر کو دفعہ 7 کے تحت کمشنر مقرر کیا گیا ہے اور دوسرے علاقے یا علاقوں میں جہاں ریاستی حکومت سرکاری گزٹ میں نوٹیفکیشن کے ذریعے اس سیکشن شقیں کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ یا اس طرف سے ریاستی حکومت کے ذریعے بااختیار سب ڈویژنل مجسٹریٹ تک بڑھا سکتی ہے (a) کہ کسی شخص کی نقل و حرکت یا اعمال خطرے، خطرے یا شخص یا املاک کو نقصان پہنچا رہے ہیں یا حساب لگا رہے ہیں یا (b) یہ یقین کرنے کے لیے معقول بنیاد موجود ہیں کہ ایسا شخص مصروف ہے یا طاقت سے متعلق جرم کے ارتکاب میں مصروف ہونے والا ہے۔یا تشدد یا ہندوستانی مجموعہِ تعزیراتِ ہند کے باب بارہویں، سولہویں یا اٹھارویں کے تحت قابل سزا جرم، یا اس طرح کے کسی جرم کی ترغیب میں اور جب ایسے افسر کی رائے میں گواہ اپنے شخص یا املاک کی حفاظت کے حوالے سے اپنی طرف سے خدشات کی وجہ سے ایسے شخص کے خلاف عوامی سطح پر ثبوت دینے کے لیے آگے آنے کو تیار نہیں ہیں یا (b) یہ یقین کرنے کے لیے معقول بنیاد موجود ہیں کہ ایسا شخص کام کر رہا ہے یا کام کرنے والا ہے (1) مہاراشٹر پریوینشن آف کمیونل، اینٹی سوشل اینڈ دیگر ڈینجرس ایکٹ میں بیان کردہ عوامی نظم و نسق کی بحالی کے لیے کسی بھی طرح سے متعصّبانہ ہے۔1980، یا (2) کمیونٹی کے لیے ضروری اشیاء کی فراہمی کی دیکھ بھال کے لیے متعصّبانہ کسی بھی طریقے سے جیسا کہ بلیک مارکیٹنگ کی روک تھام اور ضروری اشیاء کی فراہمی کی دیکھ بھال ایکٹ، 1980 کی دفعہ 3 کی ذیلی دفعہ (1) کی وضاحت میں بیان کیا گیا ہے، یا (c) کہ کسی تارکین وطن کی مسلسل رہائش کے نتیجے میں وبائی بیماری کا کوئی پھیلاؤ ہونے کا امکان ہے، مذکورہ افسر، تحریری حکم کے ذریعے اس پر باضابطہ طور پر خدمت کر سکتا ہے یا ڈھول کی دھڑکن یا دوسری صورت میں جو وہ مناسب سمجھے، ایسے شخص یا تارکین وطن کو ہدایت دے سکتا ہے کہ وہ خود کو ایسا سلوک کرے جو تشدد اور خطرے سے

بچنے کے لیے ضروری معلوم ہو۔ یا اس طرح کا متعصّبانہ عمل، یا اس طرح کی بیماری کا پھیلنا یا پھیلنا یا اس ایکٹ یا فی الحال کسی دوسرے قانون میں موجود کسی بھی چیز کے باوجود، ریاست مہاراشٹر کے ایسے علاقے یا علاقوں سے باہر (چاہے وہ افسر کے دائرہ اختیار کی مقامی حدود میں ہو یا نہ ہو اور چاہے مستقل ہو یا نہ ہو)، اس راستے سے، اور اس وقت کے اندر، جو افسر متعین کرے اور اس مخصوص علاقے یا علاقوں میں داخل ہونے یا واپس نہ آنے کے لیے (جسے اس کے بعد "مخصوص علاقہ یا علاقے" کہا گیا ہے) جہاں سے اسے خود کو ہٹانے کی ہدایت کی گئی تھی۔

مذکورہ بالا دفعات واضح طور پر بیان کرتی ہیں کہ کسی بھی چیز کے اطمینان کے لیے چار اہم شقیں ہیں جن میں سے ایک کو خارج کرنے کا شقیں منظور کیا جا سکتا ہے حالانکہ کچھ شقیں ایک سے زائد اختیارات کو بھی شامل کرتی ہیں۔ ان کا تجزیہ ذیل میں کیا جا سکتا ہے:

"(a) کہ کسی شخص کی نقل و حرکت یا حرکتیں خطرے، خطرے یا شخص یا املاک کو نقصان پہنچانے کا سبب بن رہی ہیں یا حساب لگا رہی ہیں: یا

(b) یہ یقین کرنے کے لیے معقول بنیاد موجود ہیں کہ ایسا شخص طاقت یا تشدد سے متعلق جرم میں ملوث ہے یا ملوث ہونے والا ہے۔

یا

آئی پی سی کے باب بارہویں، سولہویں یا اٹھارویں کے تحت قابل سزا جرم.

یا

اس طرح کے کسی بھی جرم کو کم کرنے کے لیے:

اور جب ایسے افسر کی رائے میں، گواہ اپنے شخص یا جائیداد کی حفاظت کے حوالے سے اپنے حصے کے خدشات کی وجہ سے ایسے شخص کے خلاف عوامی سطح پر ثبوت دینے کے لیے آگے آنے کو تیار نہ ہوں: یا

(bb) کہ یہ یقین کرنے کے لیے معقول بنیاد موجود ہیں کہ ایسا شخص عمل کر رہا ہے یا عمل کرنے والا ہے۔

(1) مہاراشٹر پریوینشن آف کمیونل، اینٹی سوشل اینڈ دیگر ڈینجرس ایکٹیویٹیز ایکٹ، 1980 میں بیان کردہ کسی بھی طرح سے عوامی نظم و ضبط کی بحالی کے لیے نقصان دہ۔

(2) کسی بھی طرح سے کمیونٹی کے لیے ضروری اشیاء کی فراہمی کی دیکھ بھال کے لیے متعصّبانہ جیسا کہ بلیک مارکیٹنگ کی روک تھام اور ضروری اشیاء کی فراہمی کی دیکھ بھال ایکٹ، 1980 کی دفعہ 3 کی ذیلی دفعہ (1) کی وضاحت میں بیان کیا گیا ہے۔

(c) یہ کہ وبا کی بیماری کا کوئی بھی پھیلاؤ کسی تارکین وطن کی مسلسل رہائش گاہ کے نتیجے میں ہونے کا امکان ہے۔

"مہاراشٹر پریوینشن آف کمیونل، اینٹی سوشل اینڈ دیگر ڈینجرس ایکٹیویٹیز ایکٹ، 1980 کے تحت پبلک آرڈر کی تعریف کی گئی ہے۔اس میں لکھا ہے:

"عوامی نظم وضبط کی بحالی کے لیے متعصّبانہ انداز میں کام کرنے کا مطلب ہے۔

(i) تبلیغ کرنا، فروغ دینا یا پیدا کرنے کی کوشش کرنا، یا بصورت دیگر اس طرح سے کام کرنا کہ مذہب، نسل، ذات، برادری یا کسی بھی شخص یا طبقے کی زبان کی بنیاد پر دشمنی یا نفرت یا بدامنی کے جذبات پیدا ہوں۔

اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے دلیل دی کہ نوٹس میں یہ الزام نہیں ہے کہ گواہ اپیل کنندہ کے خلاف گواہی دینے کے لیے آگے نہیں آرہے ہیں، جبکہ خارج کرنے کے حکم میں اس لحاظ سے مجاز اتھارٹی کا اطمینان شامل ہے۔اس بات پر زور دیا گیا کہ چونکہ نوٹس میں اس جزو کی نشاندہی نہیں کی گئی ہے کہ " گواہ عوام میں اس کے خلاف ثبوت دینے کے لیے تیار نہیں ہیں" اس بنیاد پر کوئی اخراج نہیں ہوسکتا۔اپیل کنندہ کے خلاف گواہوں کی کھل کر ثبوت دینے کی خواہش نہ ہونے سے متعلق الزامات شق (b) کے پہلے حصے سے متعلق ہیں، جبکہ خارجی حکم شق (b) کے بعد کے نصف حصے پر مبنی تھا، اس لیے، ان بنیادوں پر مبنی خارجی حکم جو اس میں اپیل کنندہ کو نہیں بتائے گئے تھے، پائیدار نہیں تھا۔لہذا ہائی کورٹ اس نتیجے پر پہنچی کہ دفعہ 56(1) کی شق (a) اور (b) کے سلسلے میں الزامات پائیدار نہیں تھے۔چونکہ عدالت عالیہ کو دفعہ 56(1) کی شق (a) اور (b) کے حوالے سے الزامات میں کوئی بنیاد نہیں ملی، اس لیے ہمیں شق (a) اور (b) سے متعلق الزامات کے حوالے سے درج کیے گئے نتائج کی درستگی یا بصورت دیگر جانچ کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ریاست ان نتائج کے خلاف اپیل میں نہیں آئی ہے۔اس کے

بعد اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے دلیل دی کہ شق (a) اور (b) کے تحت نوٹس کو برقرار نہ رکھنے کی وجہ سے اسے مسترد کیا جانا چاہیے کیونکہ مجموعی طور پر حد سے زیادہ ہے۔ہم اس پیشکش سے متفق نہیں ہیں۔جیسا کہ اوپر اشارہ کیا گیا ہے، دفعہ 56(1) واضح طور پر بتاتی ہے کہ چار اہم شقیں ہیں جن کے اطمینان پر خارجی حکم منظور کیا جا سکتا ہے۔نوٹس میں شق (a)، (b) اور (bb) سے متعلق الزامات تھے۔شق (a) اور (b) سے متعلق الزامات سے متعلق نوٹس کو برقرار نہ رکھنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ شق (بی بی) کے تحت نوٹس کو برقرار نہیں رکھا جا سکتا اگر دفعہ 56 (1) کی شق (bb) کے حوالے سے لگائے گئے الزامات کو برقرار رکھنے کے لیے ثبوت موجود ہوں۔ہم پہلے ہی اشارہ دے چکے ہیں کہ ہمیں شق (a) اور (b) سے متعلق نوٹس میں لگائے گئے الزامات میں جانے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ریاست ان نتائج کو چیلنج کرنے والی اپیل میں نہیں آئی ہے۔یہ پیشکش کسی بھی طرح سے اپیل کنندہ کے کیس کو آگے نہیں بڑھاتی ہے۔

عدالت عالیہ نے صرف دفعہ 56(1)(bb) سے متعلق الزامات کے حوالے سے اتھارٹی کے حکم کی تصدیق کی ہے جس میں کسی ایسے شخص کے طرز عمل کا حوالہ دیا گیا ہے جو کسی بھی طرح سے عوامی نظم وضبط کی بحالی کے لیے نقصان دہ ہے۔یعنی تبلیغ کرنا، فروغ دینا یا پیدا کرنے کی کوشش کرنا، یا بصورت دیگر اس طرح سے کام کرنا کہ کسی بھی شخص یا طبقے کے مذاہب، نسل، ذات، برادری یا زبان کی بنیاد پر دشمنی یا نفرت یا بدامنی کے جذبات پیدا ہوں۔

اس بات کی نشاندہی نہیں کی گئی ہے کہ قانون اور قواعد کے تحت طے شدہ طریقہ کار پر عمل کرنے میں باہر نکلنے کا حکم منظور کرنے میں کوئی خامی تھی۔قانون کے تحت طے شدہ طریقہ کار جس کا اختتام بیرونی حکم کی منظوری میں ہوا، اس پر مناسب طریقے سے عمل کیا گیا۔ بنیادی طور پر اطمینان حکم منظور کرنے والے اتھارٹی کا ہونا چاہیے۔اگر اتھارٹی کی طرف سے درج کردہ اطمینان معروضی ہے اور ریکارڈ پر موجود مواد پر مبنی ہے تو عدالتیں اتھارٹی کی طرف سے منظور کردہ حکم میں صرف ایک اور نظریہ کی وجہ سے مداخلت نہیں کریں گی۔-ممکنہ طور پر لیا جا سکتا ہے۔اتھارٹی کے اس طرح کے اطمینان میں صرف اس صورت میں مداخلت کی جا سکتی ہے جب درج کردہ اطمینان یا تو بغیر کسی ثبوت کی بنیاد پر، ثبوت کو غلط طریقے سے پڑھنا یا جو کوئی معقول شخص تشکیل نہیں دے سکا یا متعلقہ شخص کو مناسب موقع نہیں دیا گیا جس کے نتیجے میں ایکٹ کے تحت اس کے حقوق کو نقصان پہنچا۔

عدالت عالیہ کے ذریعے ریکارڈ کیے گئے نتائج کے پیش نظر ہمیں حقائق ذریعے مقدمے کی جانچ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے لیکن چونکہ اپیل کنندہ کے فاضل وکیل ثابت قدم رہے اور ہمیں ریکارڈ ذریعے موجود تمام

شواہد بشمول پولیس کے ذریعے کیمرے میں ریکارڈ کیے گئے تین گواہوں کے بیانات کے ذریعے لے گئے، اس لیے ہم اپنے نتائج کو حقائق ذریعے بھی ریکارڈ کر سکتے ہیں۔ تین گواہوں کے بیانات پر غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ اس نے گواہوں کو اپنے زیر اہتمام مظاہرے میں شرکت نہ کرنے پر سنگین نتائج کی دھمکی دی تھی۔ گواہوں کی طرف سے بتایا گیا ہے کہ اپیل کنندہ محلے میں غریب افراد کو دھمکیاں دیتا تھا اور مار پیٹ کرتا تھا اور محلے میں دہشت پیدا کرتا تھا۔ اپیل کنندہ رہائشیوں کو فرقہ وارانہ خطوط پر اکسا رہا تھا اور ان کے درمیان بدامنی پیدا کر رہا تھا۔ وہ جنرل طور پر عوام کو ہراساں کر رہا تھا اور علاقے کی عوامی سکون اور سلامتی کو خراب کر رہا تھا۔ کہ اپیل کنندہ نے دونوں گواہوں کو مارا پیٹا تھا اور چاقو کی نوک پر ان سے بالترتیب 700 اور 300 روپے چھین لیے تھے۔ تیسرے گواہ نے یہ بھی کہا ہے کہ اپیل گزار کو لوگوں کو مارنے اور دھمکانے کی عادت تھی جس کے نتیجے میں منجور پورہ، ہرش نگر، لوٹا کرنجا علاقے کے رہائشیوں کے ذہنوں میں دہشت پیدا ہوئی۔ کہ وہ فرقہ وارانہ تھا اور برادریوں میں نفرت پھیلا رہا تھا۔ اس نے یہ بھی کہا کہ اس نے اسے مارا پیٹا اور اسے دھمکی دی کہ اگر اس نے ہندو برادری کو سبق سکھانے میں اس کی مدد نہیں کی تو وہ اپنی جان نہیں چھوڑے گا۔

تینوں گواہوں کے مذکورہ بالا بیانات پر غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ اپیل کنندہ نے گواہوں کو اس کے زیر اہتمام مظاہرے میں حصہ نہ لینے پر سنگین نتائج کی دھمکی دی تھی۔ اس نے انہیں دھمکی دی کہ اگر انہوں نے اس کی حمایت نہیں کی اور اس کے زیر اہتمام ہر پروگرام میں شرکت نہیں کی تو اس کے سنگین نتائج برآمد ہوں گے۔ وہ محلے کے باشندوں میں فرقہ وارانہ جذبات پھیلا رہا تھا۔ وہ جنرل طور پر عوام کو ہراساں کر رہا تھا اور عوامی سکون اور محلے کی سلامتی میں خلل ڈال رہا تھا۔ ہم مطمئن ہیں کہ ایکٹ کی دفعہ 56(1)(بی بی) کی شق (1) کے تحت اپیل کنندہ کو خارج کرنے کے لیے مقدمہ بنایا گیا تھا۔

اوپر بیان کردہ وجوہات کی بنا پر، ہمیں اس اپیل میں کوئی میرٹ نہیں ملتا اور ہم اسے مسترد کرتے ہیں۔

این۔ جے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2025.06.05 11:43
I am the author of this
document